بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ نمبر:1

سورۃ الفاتحہ

قرآن کریم؛ سورۃ فاتحہ اور تیس پاروں کے مجموعے کا نام ہے۔

"فاتحہ" فَتْحٌ سے ہے فَتْحٌ کا معنی "کھولنا" ہے۔ چونکہ اس سورۃ سے قرآن کریم کو کھولا جارہا ہے اس لیے اس سورۃ کا نام "سورۃ الفاتحہ" ہے۔

سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے:

انعام یافتہ چار طبقات:

انبیاء کرام علیہم السلام۔ صدیقین۔ شہداء اور صالحین۔

گمراہ اور مغضوب طبقہ:

یہودی اور عیسائی۔

سورۃ البقرۃ

"بقرۃ" عربی زبان میں "گائے" کو کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں گائے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس لیے اسے "سورۃ البقرہ" کہتے ہیں۔

حروف مقطعات:

اس سورۃ کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے: ﴿الٓمّٓ ۚ ١﴾ مقطعات مُقَطَّعَۃ کی جمع ہے اور یہ قَطۡعٌ سے مشتق ہے جس کا معنی کاٹنا ہے چونکہ ان میں سے ہر حرف کو الگ الگ یعنی کاٹ کر پڑھا جاتا ہے جیسے الف، لام، میم اس لیے ان حروف کو حروفِ مقطعات کہتے ہیں۔

اہلِ ایمان کے اوصاف:

1: غیب پر ایمان رکھنا

2: نماز قائم کرنا

3: زکوٰۃ وصدقات ادا کرنا

4: قرآن کریم اور دیگر تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

5: آخرت پر یقین رکھنا

منافقین کے اوصاف:

1: جھوٹ بولنا

2: دھوکا دینا

3: شعور نہ ہونا

4: دل کی بیماریاں (حسد، تکبر، حریص ہونا)

5: مکر وفریب دینا

6: بے وقوف ہونا

7: اللہ تعالیٰ کے احکامات کا مذاق اڑانا

8: فتنہ وفساد برپا کرنا

9: جہالت

10: گمراہی

11: تذبذب کا شکار رہنا

12: ایمان والوں سے تمسخر کرنا

حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا۔

بنی اسرائیل کا تذکرہ اور انعاماتِ خداوندی:

1: ان میں کثرت سے انبیاء علیہم السلام بھیجنا

2: دنیاوی خوشحالی دینا

3: ایمان کی نعمت دینا

4: فرعون کی غلامی اور مظالم سے نجات دینا

5: سمندر میں راستے بنانا

6: فرعون کو غرق کرنا

7 ان کے لیے وادی سینا میں آسمان سے مَنّ اور سَلویٰ اتارنا۔

8: سائے کے لیے بادلوں کا انتظام کرنا

9: پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری کرنا

بنی اسرائیل کی انعاماتِ خداوندی کی ناشکری:

1: حق کو چھپانا

2: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنا

3: بچھڑے کی عبادت میں مبتلا ہونا

4: انبیاء علیہم السلام کو ناحق قتل کرنا

5: عہد شکنی کرنا

6: کلام اللہ میں لفظی و معنوی تبدیلی کرنا

7: بغض وحسد کی بیماری میں مبتلا ہونا

8: دنیاوی مال واسباب سے بے حد محبت کرنا

9: اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں سے دشمنی رکھنا

10: برے اعمال کے باوجود یہ دعویٰ کرنا کہ جنت میں صرف یہود جائیں گے۔

قاتل معلوم کرنے کا عجیب طریقہ:

بنی اسرائیل میں ایک شخص قتل ہو گیا۔ قاتل نہیں ملتا تھا۔ یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں قاتل کا پتہ بتادیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا گائے ذبح کرو اور ذبح شدہ گائے کے گوشت کا ٹکڑا مقتول کے جسم کے ساتھ لگاؤ تو وہ زندہ ہو کر قاتل کا نام بتائے گا۔

گائے ذبح کرنے کی حکمتیں:

1: قاتل کی نشاندہی ہوئی۔

2: یہود کا ایک گروہ بعث بعد الموت کا منکر تھا اس سے ان پر حجت تام ہوئی۔

3: بچھڑے کے ساتھ جو عقیدت و محبت تھی اس کا رد ہوا۔

ہاروت ماروت کا قصہ:

ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سحر اور جادو کی تعلیم دے کر بابل کے مقام پر اتارا۔ یہ ایک آزمائش تھی کہ کون جان بوجھ کر کفر اختیار کرتا ہے۔ ان فرشتوں کو بھیجنے میں یہ بھی مقصود تھا کہ لوگ وحی الہی اور جادو میں فرق کر سکیں۔

یہود کی شرارت آشکارا ہونا اور مسلمانوں کو تعلیم:

یہود؛ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو "رَاعِنَا" کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے۔ تو اہل ایمان کو تعلیم دی کہ "رَاعِنَا" کے بجائے "اُنْظُرْنَا" یعنی ہم پر شفقت کی نظر فرمائیے! کہا کریں۔

ابراہیم علیہ السلام کا امتحانات اور ان میں ثابت قدمی:

1: والد سے بیزاری

2: قوم سے مقابلہ

3: بادشاہِ وقت سے مناظرہ

4: عقیدہ توحید بیان کرنے کی پاداش میں آگ میں ڈالا جانا

5: اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہونا۔

6: مکہ مکرمہ کی وادی میں اہلیہ اور بچے کو چھوڑنا۔

7: بیٹے کو قربان کرنا

دعاوں کا ثمرہ:

1: شہر مکہ کو امن کا گہوارہ بنا

2: یہاں کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق میسر آنا

3: نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا

ملت ابراہیمی کی اتباع کا حکم:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ ملتِ ابراہیمی (دین اسلام) کی طرف دعوت دیں جو تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ہے۔

صحابہ کرام معیار حق:

کامیابی کی شرط یہ ہے کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت؛ جماعتِ صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان لائے ہیں اسی طرح ایمان لایا جائے۔

پارہ نمبر:2

تحویل قبلہ کا حکم اور یہود کا اعتراض:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو تقریباً سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا فرماتے رہے لیکن آپ کی تمنا اور آرزو تھی کہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہم السلام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد ہیں ان کے بنائے ہوئے کعبہ کی طرف منہ کرکے نمازیں ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمادیا:﴿فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ﴾ اس حکم کے نازل ہونے پر یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے لگے کہ یہ کیسے اللہ کے پیغمبر ہیں کبھی قبلہ بیت المقدس کو بناتے ہیں اور کبھی بیت اللہ کو۔ تو یہود کو جواب دیا گیا کہ مشرق و مغرب سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔

بعثت نبوی کے مقاصد:

بنیادی طور پر چار مقاصد ہیں:

1: تلاوت آیات (قرآن مجید پڑھنا)

2: تزکیہ نفوس (دلوں کو پاک کرنا)

3: کتاب کی تعلیم (قرآن مجید سمجھانا)

4: حکمت کی تعلیم (حکمت و دانائی اور سنت کی تعلیم دینا)

صفا مروہ شعائر اسلام میں سے ہیں، ان کا طواف:

زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ پر بت رکھے ہوئے تھے تو مسلمان ان کا طواف کرنے سے بچتے تھے اس شبہ کو دور کرتے ہوئے فرمایا کہ صفا مروہ کی سعی شعائر

اسلام میں سے ہے لہذا ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

چار چیزوں کی حرمت کا بیان:

1: مردار

2: بہنے والا خون

3: خنزیر

4: وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو

قصاص لینے کا فائدہ:

اس میں قاتل اور مقتول دونوں کی زندگی ہے

وصیت کا حکم:

فوت ہونے والا شخص اپنی وفات سے پہلے اپنے عزیز رشتہ داروں کے حق میں وصیت کرے۔

نوٹ: اپنے والدین اور دیگر رشتے داروں کے لیے وصیت کرے کہ کس کو کتنا حصہ ملنا ہے۔

نوٹ:

پہلے ورثاء کے حصے متعین نہیں تھے، ترکہ میت کے لڑکوں کو ملتا تھا۔ بعد میں والدین اور دوسرے رشتے داروں کے لیے وصیت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد سورۃ النساء میں تمام ورثاء کے حصے متعین کیے گئے۔ اب حکم یہ ہے کہ شرعی وارثوں کے علاوہ کسی اور کے لیے ایک تہائی حصے کی وصیت کی جا سکتی ہے۔

روزہ کی فرضیت:

روزے کی فرضیت اور اس کے احکام کو بیان کیا گیا ہے۔

ماہِ رمضان کی فضیلت:

1: اس ماہ میں روزے فرض ہیں۔

2: اس ماہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔

[دیگر فضائل]

3: اس ماہ کی مقدس راتوں میں بیس رکعات تراویح پڑھی جاتی ہے۔

شفقت خداوندی:

اللہ تعالیٰ اپنی شفقت اور مہربانی کا تذکرہ فرما رہے ہیں کہ اے میرے بندو! میں نے جو تمہیں احکامات عطا فرمائے ہیں اگر ان کی تعمیل کرنے میں تھوڑی بہت مشقت بھی محسوس ہو تو کوئی بات نہیں۔ میں تمہارے بہت ہی قریب ہوں مجھ سے مانگو میں دعا کو قبول کرتا ہوں۔

اعتکاف کا بیان:

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ مرد حضرات مساجد میں اعتکاف کریں جبکہ خواتین اپنے گھروں میں۔

چاند کا فائدہ:

چاند کے ذریعے سے عبادات یعنی حج، روزہ اور دیگر معاملات مثلاً عدت کی مدت، دیگر معاملات اور معاہدوں کی میعاد مقررہ کا پتا چلتا ہے۔

جہاد و قتال:

جہاد کا مسئلہ بیان فرمایا، جہاد فرض ہے۔ اس کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔

حج کا بیان:

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔

حج کے ارکان:

1: وقوف عرفہ

2: طواف زیارت

حج کے ایام:

8، 9، 10، 11 اور 12 ذوالحجہ۔

حج کے پانچ مقامات:

1: بیت اللہ

2: صفا مروہ

3: منیٰ

4: مزدلفہ

5: عرفات

حج کی عبادات:

1: احرام

2: طواف

3: سعی

4: وقوف

5: رمی

6: قربانی

7: حلق یا قصر

مرتدین کی سزا کا بیان:

مرتد کی تعریف: وہ مؤمن شخص ایمان کو چھوڑ کر کفر میں چلا جائے۔

حکم:

1: اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔

2: قتل کیا جائے گا۔

3: ہمیشہ کے لیے جہنم کا مستحق۔

حالت حیض میں جماع کا حکم:

عورت کے ساتھ حالت حیض میں ہمبستری کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

طلاق کا بیان:

طلاق کے مسئلہ کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔

نوٹ:

1: ایک طلاق دی تو ایک واقع ہو گی، دو طلاقیں دیں تو دونوں واقع ہوں گی۔

2: اگر ایک مجلس میں الگ الگ تین طلاقیں یا اکٹھی ایک ہی کلمہ سے تین طلاقیں دیں تو تینوں واقع ہو جائیں گی۔

رضاعت کا بیان:

مائیں دو سال تک اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔ اسلام نے دودھ پیتے بچوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے کہ مدت رضاعت تک کو بیان کیا۔

عدت کا مسئلہ:

اگر کسی عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا شوہر فوت ہو جائے تو دونوں صورتوں میں عورت پر عدت لازم ہے۔

مطلقہ عورت کی عدت اگر وہ حیض والی ہو تو تین حیض ہے، اگر کسی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو عدت تین ماہ ہے، حاملہ عورت کو طلاق ہو تو اس کی عدت وضع حمل

ہے۔ شوہر فوت ہو جائے اور عورت حاملہ نہ ہو تو عدت چار ماہ دس دن ہے، اگر حاملہ ہو تو عدت وضع حمل (بچے کی پیدائش) ہے۔

عدت کے زمانے میں نکاح کا پیغام دینا:

اگر کوئی عورت عدت میں ہو تو اسے واضح لفظوں میں پیغامِ نکاح دینا درست نہیں، البتہ اشارۃً یا کنایۃً نکاح کا پیغام دیا جا سکتا ہے، لیکن اس سے پختہ وعدہ نہ لیا جائے۔

حضرت طالوت کا ذکر:

حضرت طالوت اور باطل کے نمائندے جالوت کا واقعہ بیان فرمایا کہ جالوت کے پاس طاقت بھی تھی کثرتِ تعداد بھی تھی، منظم فوج بھی تھی اور حضرت طالوت کے پاس طاقت بھی کم تھی اور فوج بھی کم تھی، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمائی۔

اس واقعے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مسلمان جب بھی کامیاب ہوتے ہیں تو وہ مادیت اور دنیاوی طاقت و قوت کے بل بوتے پر غالب نہیں آتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان، بھروسہ رکھنے اور نیک اعمال کی بنیاد پر غالب آتے ہیں۔